بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی ایک رکعت اور پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص مغرب کی نماز امام کے پیچھے پڑھ رہا تھا اور وہ تکبیرِ اُولی سے امام کے ساتھ شامل تھا، نماز مکمل ہونے پر امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد وہ شخص بھول کر کھڑا ہو گیا اور مزید ایک رکعت پڑھ کر اس نے سلام پھیر دیا، بعد میں اسے معلوم ہوا کہ وہ تو پہلی رکعت سے ہی امام کے ساتھ شامل تھا اور اس کی نماز تو امام کے ساتھ مکمل ہو گئی تھی، اب اس شخص کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا اس کی وہ نماز ہو گئی یا دوبارہ ادا کرنی ہوگی؟ نیز اس نے آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تھا۔ رہنمائی فرمادیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں شخصِ مذکور پر مغرب کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ کی وضاحت: قوانین شرعیہ کے مطابق جو مقتدی کسی نماز میں ابتدا ہی سے امام کے ساتھ شامل ہو اور اس کی کوئی رکعت بھی امام کے ساتھ فوت نہ ہوئی ہو، تو ایسا مقتدی اگر قعدہ اخیرہ کے بعد سلام پھیرتے وقت بھول کر اگلی رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، تو اس کے لیے حکم یہ ہوتا ہے کہ اگر اضافی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اسے یاد آجائے کہ وہ مسبوق نہیں ہے، یعنی اس کی نماز امام کے ساتھ ہی مکمل ہو گئی ہے، تو وہ واپس لوٹ کر التحیات پڑھے بغیر، سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کر لے، اُس کی نماز درست ہو جائے گی۔ اور اگر وہ زائد رکعت کا سجدہ کر لے تو اب اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ ایک رکعت مزید ملا لے اور آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے، اس طرح وہ فرض نماز بھی مکمل ہو جائے گی اور آخر والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ **سجدہ سہو واجب ہونے کی وجہ یہ ہے** کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ کے بعد بغیر کسی اجنبی فاصل کے سلام پھیرنا واجب ہوتا ہے، سلام پھیرنے کی بجائے کھڑے ہو جانے میں، اس واجب میں تاخیر ہوتی ہے اور بھول کر ایسا ہونے کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ نیز اگر ان تمام صورتوں میں وہ نمازی سجدہ سہو نہیں کرتا تو اس کی وہ نماز واجب الاعادہ ہوگی، یعنی اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا اس پر واجب ہوگا۔

سوال میں بیان کردہ صورت میں اس مقتدی پر امام کے ساتھ ہی سلام پھیرنا واجب تھا، لیکن وہ بھول کر اگلی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا، جس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو لازم ہو گیا، لیکن اس نے وہ رکعت مکمل کرنے کے بعد بغیر سجدہ سہو کیے نماز مکمل کر دی، جس کی وجہ سے وہ نماز دوبارہ ادا کرنا اس پر واجب ہو گئی۔ نیز زائد رکعت کا سجدہ کر لینے کے بعد اس مقتدی کے لیے مستحب تو یہ تھا کہ وہ ایک رکعت مزید ملا لیتا، تاکہ بعد والی دو رکعتیں اس کے لیے نفل ہو جاتیں، لیکن اس نے ایک رکعت ادا کرنے کے بعد ہی سلام پھیر کر نماز کو ختم کر دیا، لہٰذا وہ اس کی نفل نماز نہ بنی، کہ ایک رکعت کی نفل نماز مشروع نہیں ہے، نیز اس پر ان کی قضا بھی لازم نہیں، کیونکہ یہ ظنی

نفل ہیں، یعنی ان کو قصدا شروع نہیں کیا گیا اور اس طرح کی نماز ذمے لازم نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ زائد رکعت کا سجدہ کرلینے کی صورت میں مزید ایک رکعت ملا کر شفع (دو رکعتیں) مکمل کرلینے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں، لہذا شفع مکمل نہ کرنے کی صورت میں ان کی قضاء بھی لازم نہیں ہے۔

ترتیب وار جزئیات:

علامہ ابراہیم بن محمد الحلبی الحنفی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 956ھ/1549ء) لکھتے ہیں: ”(وان قعد فی آخر) الرکعۃ (الرابعۃ ثم قام) قبل ان یسلم یعود ایضا مالم یسجد و یسلم لیخرج عن الفرض بالسلام لانہ واجب ولا یسلم قائما لانہ غیر مشروع فی الصلوۃ المطلقۃ وامکنہ الاقامۃ علی وجھہ بالعود الی القعدۃ و یسجد للسھو لانہ اخر واجبا وھو السلام بسبب فعل زائد لم یلتحق بالصلوۃ، بخلاف مالو اطال الدعاء بعد التشھد لانہ یلتحق بھا فلا یعد تاخیرا“ **ترجمہ: اگر چوتھی رکعت میں قعدہ کیا، پھر سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہو گیا، تو جب تک سجدہ نہ کیا ہو، لوٹ آئے اور سلام پھیرے تاکہ سلام کے ذریعہ فرض نماز سے باہر ہو کہ یہ واجب ہے اور کھڑے کھڑے سلام نہ پھیرے کہ یہ نمازِ مطلقہ میں مشروع نہیں اور قعدہ کی طرف لوٹ کر مشروع طور پر سلام پھیرنا، ممکن ہے، اور سجدہ سہو کرے کیونکہ اس نے واجب میں ایسے فعل کے سبب تاخیر کی جو نماز کے ساتھ لاحق نہیں اور وہ واجب سلام ہے، بخلاف اس کے کہ اگر اس نے تشہد کے بعد دعا طویل کی ہو، کیونکہ یہ نماز کے ساتھ ملحق ہے، پس دعا کو لمبا کرنا سلام میں تاخیر شمار نہیں کیا جائے گا۔** (غنیۃ المتملی، صفحہ 463، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر زائد رکعت کا سجدہ کرلیا ہو تو ایک رکعت مزید ملالے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(وان قعد فی الرابعۃ ثم قام عاد و سلم)۔۔ (وان سجد للخامسۃ۔۔ضم الیھا سادسۃ) لو فی العصر و خامسۃ فی المغرب و رابعۃ فی الفجر، بہ یفتی لتصیر الرکعتان لہ نفلا و سجد للسھو“ **ترجمہ: اگر چوتھی رکعت میں قعدہ کیا پھر پانچویں کے لیے کھڑا ہو گیا تو حکم یہ ہے کہ واپس لوٹ آئے اور سلام پھیرے، اور اگر پانچویں کا سجدہ کرلیا تو اب چھٹی رکعت بھی ملالے، اگر نماز عصر ہو اور نماز مغرب میں پانچویں اور فجر میں چوتھی رکعت ملالے، یہ مفتی بہ قول ہے، اس طرح یہ آخری دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، نیز (ان صورتوں میں) آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔** (درمختار مع ردالمحتار، جلد02، صفحہ 87، دار الفکر، بیروت)

ایک رکعت مزید ملانا مستحب ہے، چنانچہ اوپر بیان کردہ تنویر الابصار کی عبارت "ضم الیھا سادسۃ" کے تحت **علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:** ”أي ندبا علی الأظھر“ **ترجمہ: یعنی چھٹی رکعت کو ملانا ظاہر قول کے مطابق مستحب ہے۔** (درمختار مع ردالمحتار، جلد02، صفحہ 87، دار الفکر، بیروت)

زائد رکعت کا سجدہ کرنے کی صورت میں مزید ایک رکعت ملانے کا حکم اس لیے کہ ایک رکعت کی نماز نہیں ہوتی، چنانچہ **علامہ مَرْغینانی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 593ھ/1196ء) لکھتے ہیں:** ”وإن قید الخامسۃ بالسجدۃ ثم تذکر ضم إلیھا رکعۃ أخری وتم فرضہ۔۔۔ وإنما یضم إلیھا أخری لتصیر الرکعتان نفلا لأن الرکعۃ الواحدۃ لا تجزئہ لنھیہ علیہ الصلاۃ والسلام عن البتیراء“ **ترجمہ: اور اگر اس نے پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا، پھر اسے یاد آیا، تو وہ اس میں ایک اور رکعت شامل کردے، اور اس کے فرض کی**

ادائیگی مکمل ہوجائے گی، اسے اس کے ساتھ ایک رکعت مزید شامل کرنا اس لیے ضروری ہے کہ یہ دونوں رکعتیں نفل بن جائیں، کیونکہ ایک رکعت نفل جائز نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "بتیراء" (ایک رکعت والے نفل) سے منع فرمایا ہے۔ (الھدایۃ، جلد 01، صفحہ 75، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اگر کسی نے ان زائد نوافل کو توڑ دیا، یعنی دو رکعتیں مکمل نہ کیں، تو ان کی قضاء لازم نہیں، چنانچہ ہدایہ میں ہے: "ولو قطعھا لم یلزمہ القضاء لأنہ مظنون" ترجمہ: اور اگر ان رکعتوں (یہ جو نفل کی شکل میں بنیں) کو وہ توڑ دے (یعنی ختم کردے) تو اس پر کوئی قضا لازم نہیں کیونکہ یہ ظنی نفل ہیں، (یعنی ان کی مشروعیت ظنی ہے)۔ (الھدایۃ، جلد 01، صفحہ 75، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ہدایہ شریف کی مذکورہ عبارت کے تحت علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "(ولو قطعھا) أي ولو قطع الخامسۃ بأن لم یضف إلیھا سادسۃ م: (لا یلزمہ القضاء) ش: عندنا۔۔۔(لأنہ مظنون) ش: والمشروع من الصلاۃ أو الصوم علی وجہ الظن غیر ملزم عندنا" ترجمہ: **(اور اگر اس نے زائد رکعت کو ختم کردیا) یعنی پانچویں رکعت کو ختم کردیا، بایں معنی کہ چھٹی رکعت کو ساتھ نہ ملایا، تو اس پر ہمارے (احناف) کے نزدیک قضاء لازم نہیں ہے۔** (کیونکہ یہ نفل ظنی ہیں) اور ہمارے نزدیک وہ نماز یا روزہ جو ظنی طور پر مشروع ہو، لازم نہیں ہوتا (البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد 02، صفحہ 624، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی طرح ردالمحتار میں ہے: "لا یلزمہ القضاء لو لم یضم وسلم لأنہ لم یشرع بہ مقصودا" ترجمہ: اگر وہ چھٹی رکعت نہ ملائے اور سلام پھیر دے، تو اس پر ان کی قضاء لازم نہیں، کہ اس نے قصداً ان کو شروع نہیں کیا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 02، صفحہ 87، دارالفکر، بیروت)

سجدہ سہو واجب تھا، لیکن نہیں کیا، تو نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہوتی ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(ولھا واجبات) لا تفسد بترکھا وتعاد وجوبا في العمد والسھو إن لم یسجد لہ" ترجمہ: نماز کے کچھ واجبات ہیں نماز ان کے ترک سے فاسد نہیں ہوتی، لیکن قصداً ترک کرنے سے یا سہواً (بھولے) سے ترک کرنے کے بعد سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں اس نماز کا دہرانا واجب ہوتا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 01، صفحہ 456، دارالفکر، بیروت)

ردالمحتار میں ہے: "فالحاصل أن من ترک واجبا من واجباتھا أو ارتکب مکروھا تحریمیا لزمہ وجوبا أن یعید" ترجمہ: حاصل کلام یہ کہ نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو چھوڑا یا کسی مکروہ تحریمی فعل کا ارتکاب کیا تو اس نماز کو لوٹانا واجب ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 02، صفحہ 64، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0159

تاریخ اجراء: 05 جمادی الاخری 1447ھ/27 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net